نزع کے وقت بھی آنکھیں کھلی رہیں اپنی
کسی نے کاش نہ پوچھا کہ دیکھتا کیا ہے

صاحبِ جمالِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر و ترتیب

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

معاونین

حافظ محمد قمر الزمان
حافظ محمد ضیاء الزمان

بزمِ عشاق

جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

نیو پٹھان والا، جھنگ روڈ، فیصل آباد موبائل نمبر: 0300 666 17 55

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم
اما بعد
فاعوذبالله من الشیطن الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم
وتوکل علی العزیز الرحیم الذی یراك حین تقوم وتقلبك فی الساجدین
انه هوا السمیع العطیمط
صدق الله تعالیٰ و صدق رسوله الاعلی و نحن علی ذالك من
الشاهدین والشاکرین والحمد الله رب العالمین
محبت سے درودوسلام
الصلوٰة والسلام علیك یارسول الله
وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب الله

محترم سامعین کرام! پہلے تلاوت کردہ آیہ کریمہ کا لفظی ترجمہ سماعت فرمایئے پھر اس کی تفسیر وتشریح پر غور کیجئے۔ ''اور عزت والے مہر والے پر بھروسہ کرو جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو بے شک وہی سنتا جانتا ہے''۔ عزیزان من رب قدوس وسبوح نے اس آیہ مبارکہ میں ایک اچھوتے اور انوکھے انداز سے اپنی ایک خصوصی صفت حقیقی کا بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ عزت والا مہربان اللہ وہ ہے کہ اے محبوب ﷺ جس وقت آپ نماز میں قیام فرماتے ہیں اور نماز پڑھنے والوں میں پھرتے ہیں تو وہ آپ کو دیکھتا ہے۔ یعنی اللہ وہ ہے جو ہمیشہ اپنے محبوب ﷺ کو دیکھتا ہے اللہ وہ ہے ہمیشہ جس کی نظر اپنے محبوب ﷺ پر ہے۔ قربان جایئے' سبھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں لیکن وہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ من حیث هو هو وہ بے مثل و بے مثال ہے چون و بے چگون ہے بے شبہ و بے نمون ہے اور وہ جو کسی کو نظر نہیں آتا اپنے محبوب پاک ﷺ کو دیکھا کئے ہے گویا اس کو دیکھنے کی تمنا رکھنے والوں کو فرماتا ہے کہ جب میں تم کو نظر نہیں آتا تو تم بھی اس کو دیکھو جس کو میں دیکھا کرتا ہوں اور اس سے محبت کرو جس کی محبت کا میں دم بھرتا ہوں اور اسی سے دل لگاؤ جس کی صورت میں میں سنورتا ہوں اور محبوب ﷺ کے چہرے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرماتے ہوئے فرمایا قدنری تقلب وجهك فی السمآء (پارہ ۲ سورۃ البقرہ) ''بے شک اے محبوب ﷺ آسمان کی طرف آپ کا بار بار منہ کرنا ہم دیکھ رہے ہیں''۔

محترم سامعین کرام! الذی یراك حین تقوم کو پیش نظر رکھئے اور عشق محبوب ﷺ کی لذتیں چکھیئے۔ الذی اسم موصولہ ہے یعنی اللہ وہ ہے اے محبوب ﷺ جب آپ کھڑے ہوتے ہیں وہ آپ کو دیکھا کرتا ہے تو جو آپ ﷺ کو دیکھا کرتا ہے وہ وہ ہے اور جو آپ کو دیکھا نہیں کرتا وہ وہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان حقیقی کی وضاحت فرماتے ہیں کہ میں اس قدر صاحب شان وشوکت ہوں' مالک عزت وعظمت ہوں والی ملک ومرتبت ہوں کہ ایک صاحب شان وشوکت مالک عزت وعظمت والی ملک ومرتبت کو دیکھا رہتا ہوں اور جو کچھ کہتا ہوں اسی کی تعریف میں کہتا ہوں اور فرمایا وتقلبك فی الساجدین اور اللہ تعالیٰ آپ کو دیکھتا ہے جب آپ ﷺ سجدہ کرنے والوں میں گردش فرماتے ہیں یعنی اے محبوب ﷺ آپ کی شان محبوبی کے کیا کہنے کہ ہم آپ کو دیکھتے ہیں اور آپ ﷺ ہیں کہ سجدہ کرنے والوں کو دیکھتے ہیں۔ یا یوں کہئے کہ آپ ﷺ کی نگاہ اپنے پیاروں پر ہوتی ہے اور میری نگاہ آپ ﷺ کے رخساروں کے نظاروں پر ہوتی ہے۔

گو سر جھکا ہے کعبہ کی دیوار کی طرف
دل ہے رجوع احمد مختار کی طرف

خالق کی ہے نظر میری سرکار کی طرف
سرکار کی نظر ہے گنہگار کی طرف

اللہ تعالیٰ نے ساجدین کو کسی قوم یا شہر یا زمانہ کے ساتھ مقید نہیں فرمایا کہ سجدہ کرنے والے صرف عربی یا مدنی تھے کیونکہ یہ آیہ مدنی ہے یا محبوب کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے بلکہ یہ مطلق ہے ذات پاک کی درگاہ معلیٰ میں سجدہ کرنے والے قیامت تک ہیں اور میرے محبوب ﷺ کے دورے سجدہ کرنے والوں میں ہیں۔ معلوم ہوا کہ کسی ساجد کا سجدہ نہیں جو محبوب ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو۔

ارے اسی طرح کسی عابد کی عبادت نہیں جو محبوب کبریاء ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو کسی زاہد کا زہد نہیں جو محبوب کریم ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو کسی متقی کا تقوی نہیں جو رحمت دو عالم ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو کسی عارف کا عرفان نہیں جو احمد مختار ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو کوئی ایسا جہان نہیں جو مالک کائنات ﷺ کی نگاہ میں نہ ہو بلکہ وہ خالق جہان کی نگاہ میں ہیں اور خالق جہان آپ ﷺ کی نگاہ میں ہے اور جس کی نگاہ سے خالق جہان نہ چھپ سکے اس کی نگاہ سے جہان کیونکر چھپ سکے گا۔ ہو سکے اس سے بھلا مخلوق مخفی کس طرح۔ جس سے پوشیدہ جمال خالق اکبر نہ ہو۔

سامعین محترم! ہمارا ہر فعل فاعل حقیقی کے محبوب ﷺ کی نگاہ میں ہے۔ الحمدللہ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں اور اس سے بڑھ کر ہماری کیا خوش بختی اور سعادت مندی ہوگی کہ آقا کی نگاہ میں رہیں اور ہر وقت یار کی چاہ میں رہیں کیونکہ جب ہم محبوب کریم ﷺ کی نگاہ میں ہوں گے اور محبوب کبریاء ﷺ ہمیشہ اللہ کریم کی نگاہ میں ہیں تو ہم بھی اللہ کریم کی نگاہ میں ہوں گے اور اللہ جب دیکھے گا کہ ان سے میرے محبوب ﷺ پیار فرماتے ہیں تو اللہ کریم بھی پیار فرمائے گا اور اپنی حقیقت کا انکشاف فرمائے گا یعنی محبوب ﷺ کی صورت میں اپنا جلوہ دکھلائے گا آتش عشق میں جلائے گا اور مقام استقامت عطا فرمائے گا بلکہ محبوب کریم ﷺ کی نگاہ میں آجانا ہی اللہ کی نگاہ میں آجانا ہے اور رحمت کائنات ﷺ کا پیار فرمانا ہی اللہ تعالیٰ کا پیار فرمانا ہے۔

غرضیکہ میں کہہ رہا تھا کہ سبھی اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں یہ اور بات کہ وہ نظر نہیں آتا لیکن اللہ تعالیٰ محبوب کریم ﷺ کو دیکھتا ہے اسی طرح سب کائنات اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کہ محبوب کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے ساری موجودات اللہ تعالیٰ کی رضا کی جویاں ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی رضا چاہتا ہے۔

كلهم يطلبون رضاتي وانا اطلب رضاك يامحمد (الحدیث)۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

☆ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے کوہ طور پر بارگاہ ایزدی میں التجا کی الٰہی میں ہوں کلیم اور محمد مصطفیٰ ﷺ ٹھہرے آپ کے محبوب ﷺ ما الفرق بین الكليم والحبيب کلیم اور حبیب پاک میں کیا فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا الكليم يحب الله کلیم وہ ہے جو اللہ سے محبت کرتا ہے والحبيب يحبه الله اور حبیب وہ ہے جس کے ساتھ اللہ محبت کرتا ہے۔ الكليم يعمل برضاء مولاه کلیم وہ ہے جو اپنے آقا کی رضا کے مطابق عمل کرتا ہے والحبيب يعمل مولاه برضائه اور حبیب وہ ہے جس کی رضا پر اس کا مولیٰ عمل درآمد کرتا ہے

نیز کلیم وہ ہے جو گھر سے دو میل چل کر کوہ طور پر جاتا ہے رب ارنی کے الفاظ میں دل کی بات سناتا ہے لیکن آگے سے لن ترانی کے الفاظ میں دھویا ہوا جواب پاتا ہے اور جب مولائے کریم کوہ طور پر تجلی فرماتا ہے تو

حضرت کلیم غش کھا کر گر جاتے ہیں اور توبہ کر کے واپس لوٹ آتے ہیں لیکن حبیب وہ ہے کہ کسی کے گھر میں استراحت فرماتا ہے جبریل علیہم السلام براق لے آتے ہیں حلہ بہشتی پہنایا جاتا ہے براق پر سوار کرتا ہے حبیب ﷺ دولہا بن جاتے ہیں مسجد اقصیٰ میں تمام انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھاتے ہیں آسمانوں کو طے فرماتے ہین جبریل علیہ السلام پیچھے رہ جاتے ہیں آخر کار حبیب پاک ﷺ وہاں پر قدم جماتے ہیں جہاں پر کسی نبی علیہ السلام کا خیال تک نہ پہنچ پاتا ہے۔

تو دوستو! اللہ تعالیٰ کو مناتے ہیں اور میرا رب میرے مصطفیٰ ﷺ کو مناتا ہے صاف ارشاد فرماتا ہے۔ ولسوف یعطیك ربك فترضی ''عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے'' اور پہلے جب موسیٰ علیہ السلام پر تجلی پڑی اور آپ علیہ السلام کے وجود جسد یہ عنصریہ بشریہ اور ہستی موہومی کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر گئے یعنی قلب فانی ہو کر روح ہو گیا روح سر ہو گیا سر خفی ہو گیا خفی اخفی ہو گیا مقام فنا میں گیا مقام جمع میں گیا مقام تکوین میں گیا مقام ضال میں گیا خودرفتہ ہوا یعنی اپنے آپ سے گزر کر اسماء صفات حق بلکہ ذات مطلق میں مستغرق ہو گیا محو ہو گیا گم ہو گیا صاف کہہ دوں خود نہ رہا کوئی ہو گیا۔

دوستو! جب تک اپنی ہوش رہے ان کی ہوش کہاں جب اپنی ہوش جاتی ہے یار کی ہوش آتی ہے۔ حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ خوب فرماتے ہیں۔ محرم ایں ہوش جز بے ہوش نیست یعنی عشق ایک ہوش ہے لیکن اس کا محرم بے ہوش ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ جس کو وہ اپنا سمجھتے ہیں مٹا دیتے ہیں۔ پھر جب حضرت موسیٰ علیہ کو ہوش آئی یعنی مقام بقا میں آیا مقام جمع الجمع میں آیا مقام تمکین میں آیا مقام استقامت میں آیا مراتب حقی و خلقی کا جامع ہوا قوس ربوبیت سے قوس عبودیت میں آیا قوس وجوبی سے قوس امکانی میں آیا قوس حقی سے قوس خلقی میں آیا یعنی باطن ظاہر ہوا اندر باہر ہوا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے دائیں دیکھا بائیں دیکھا نہ غیریت واثنینیت کا نام ونشان ہے نہ تفاوت وتباین کا وہم وگمان ہے نہ شکوک وشبہات کا سماں ہے ایک بچے کچے چھوٹے سے پتھر کے ٹکڑے پر نظر پڑی تو پڑی ہی رہ گئی جس پر دست قدرت نے یوں کلک آرائی فرمائی تھی یاموسیٰ لاتنظر الی مال الیتیم ''اے موسیٰ یتیم کے مال کی طرف نظر مت اٹھائیے'' یعنی میرا اجمال دریتیم احمد ﷺ کی امانت ہے میں اس کے لئے ہوں جیسے وہ میرے لئے ہے وہ مجھے دیکھتا ہے میں اس کے منہ کو تکا کرتا ہوں تم کون ہو محبوب ﷺ کی امانت کو اچکنے والے۔

ہاں ہاں اگر مجھے دیکھنا ہے تو دریتیم ﷺ کی راہوں میں دھرنا مار کر بیٹھ جایئے گا اور ایک نہ ایک دن ان کے جمال میں میرے وصال کو ضرور پایئے گا اور میری سنت پر عمل فرمایئے گا اور میرے قرب کو پایئے گا۔ بس میرے محبوب ﷺ سے آنکھیں ملایئے گا اور کلیم سے حبیب بن جایئے گا۔

محترم سامعین کرام! جو براہ راست اللہ تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے ہیں وہ اپنا وقت گنواتے ہیں اللہ کو وہی دیکھ پاتا ہے جو گزرگہ محبوب ﷺ پر بیٹھ جاتا ہے اور محبوب کریم ﷺ کے نام کا ورد کماتا ہے اور خیال جاناں میں کھو جاتا ہے اپنے دل کی چوکھٹ میں یار کی تصویر سجاتا ہے اور یار کہتا کہتا خود ہو جاتا ہے محشر میں بھی اس انداز سے آتا ہے کہ اہل محشر کو وجد میں لاتا ہے اگر مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ ہوں تو یوں فرماتا ہے۔

روز محشر ہر ایک کے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال ہو گا لیکن میدان محشر میں حاضری کا میرا کچھ اور ہی حال ہو گا میری بغل میں تصویر جاناں ہو گی یعنی مجھے بے نقاب یار کا جمال ہو گا اگر اللہ قادر وکریم نے مجھ سے پوچھا کہ اے جامی (رحمۃ اللہ علیہ) تمہارا ٹھکانا ہے بھی کہیں؟ تو میں کہوں گا میری بغل میں دیکھ تیرے یار کی تصویر ہے کہ نہیں اور جب اس نے دیکھا کہ اس کی بغل میں اس کے یار کی تصویر ہے۔

تو کون پوچھے گا پاکبازوں کو

اگر کہیں کہ روز محشر پاکبازوں کونہیں پوچھا جائے گا اور گناہگاروں سے پوچھا جائے گا کہ تم نے یہ کیا کیا کیوں کیا تو بھائی ہم ایسی پاکبازی سے جس میں پوچھا تک نہ جائے گناہگار بھلے کسی کے پاس جائیے اور وہ پوچھے تک نہیں کہ کون ہو کہاں سے آئے ہو کیوں آئے ہو؟ تو کیا بات ہوئی اگر پوچھے گا تو کچھ باتیں تو ہوں گی اور جب باتیں ہوں گی تو کچھ بات ہوئی۔ یعنی یہ کیا کم ہے کہ ملاقات ہوئی اور جب ملاقات ہوئی تو اور کیا چاہئے گناہگاروں کو۔

خدا پوچھے گا گناہگاروں کو
کون پوچھے گا پاکبازوں کو
جہنم ہو کہ جنت جو بھی ہو گا فیصلہ ہو گا
یہ کیا کم ہے کہ ان کا اور میرا آمنا سامنا ہو گا

دوستو! محبت کی گفتگو ہو رہی ہے توجہ رکھیئے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جوکوئی بھی محبوب ﷺ کی محبت کی سوغات پاتا ہے وہ ازل ہی سے یار کو دیکھنے کی تمنا لے آتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے محبوب ﷺ کے چہرے پر نظریں جماتا ہے۔ دراصل وہی محبوبوں کی صورت پر جلوہ فرماتا ہے اور محبّ کی صورت میں دیدار فرماتا ہے۔ ان اللہ جمیل ویحب الجمال (الحدیث) میں اسی حقیقت کا بیان نظر آتا ہے ایک عاشق صادق مولانا عبدالرحمان جامی رحمتہ اللہ علیہ دیدار پرانوار کی تمنا میں یوں گنگناتا ہے۔

منم و ہمیں تمنا کہ بوقت جاں سپر دن
سرخ تو دیدہ باشم تو درون دید باشی

ایک میں ہوں اور ایک ہی میری تمنا ہے کہ جب مجھ پر نزع کا عالم طاری ہو میری روح کے پرندہ کی میرے جسم کے قفس سے پرواز کرنے کی تیاری ہو تو آپ کے رخسار پرانوار پر میری نگاہ ہو اور میرے دل میں صرف اور صرف آپ ﷺ کی چاہ ہو میری نظریں وقف دیدار ہوں اور میرے دل میں آپ ﷺ کے انوار ہوں میرے آپ سے اور آپ کے مجھ سے پیار ہوں تو میری موت پر مسیح، حضر بھی کیوں نہ رشک کناں اشکبار ہوں۔

مزہ جو مرنے کا عاشق بیاں کبھی کرتے
مسیح و خضر بھی مرنے کی آرزو کرتے

مانا کہ نزع کا عالم بھاری ہے لیکن جس کے سامنے یار کی صورت پیاری ہو موت اس کے لئے حیات ہے نزع اس کے لئے سوغات ہے وہ سب سے بے پرواہ ہے کیونکہ یار کی صورت پر اس کی نگاہ ہے۔ اگرچہ نبضیں چلی گئی ہیں لیکن آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔

نزع کے وقت بھی آنکھیں کھلی رہیں اپنی
کسی نے کاش نہ پوچھا کہ دیکھتا کیا ہے

اور جو آنکھوں کے دریچے کھلے رکھتے ہیں وہ کبھی انتظار کی اور کبھی دیدار کی لذتیں چکھتے ہیں۔

مرنے کے بعد بھی میری آنکھیں کھلی رہیں
عادت جو پڑ گئی تھی تیرے انتظار کی

ایسی موت کے قربان جایئے جس میں دیدار صورت جاناں پایئے اور ایسی تکلیف پر نثار جایئے جس میں یار کا پیار پایئے۔

اوہناں ڈکھاں توں واری جہاں ڈھول ملایا

نزع کا وقت ہو اور سامنے محبوب ﷺ ہوں تو موت کس قدر حسین ہو جائے گی۔ سانس اکھڑ تا رہے عزرائیل علیہ السلام اپنا کام کرتا رہے نبض ڈولتی رہے ہچکی بندھتی رہے ناک ٹیڑھی ہوتی رہے غنودگی گہری ہو آنکھ ڈبڈبائی ہو لیکن دل میں نور الٰہی ہو زبان پہ یار کا نام ہو اس کے پیار سے کام ہو سامنے حسن یار ہو آنکھوں میں خمار ہو ہونٹوں پہ مسکراہٹ ہو کانوں میں پائے جاناں کی آہٹ ہو تو ایسی موت پہ کیوں نہ مر جائیے۔

چھریاں چلتی رہیں انگلیاں کٹتی رہیں خون بہتا رہا جو منکا ڈھل گیا ہو لیکن سامنے یوسف علیہ السلام کا جمال ہو تو کس کو اپنے دکھ درد کا خیال ہو۔ دوستو! ذرا تفصیل میں جاتا ہوں اور یہ قصۂ حقیقت اور حسن و محبت آپ کو سناتا ہوں جب حضرت زلیخا علیہم السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں کھوگئی اور عشق حضرت یوسف علیہ السلام میں خود رفتہ ہو گئی تو اس پر چند عورتوں کی طرف سے طعنہ زنی ہونے لگی زلیخا کو کیا ہوا کہ اپنے زرخرید غلام پہ ہوش و حواس کھونے لگی حضرت زلیخا نے سنا تو دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانے لگی اور دل ہی دل میں دل کو سمجھانے لگی جذبہ غیرت کے خلاف محبوب کو دکھانے کا خیال فرمانے لگی چنانچہ طعنہ زن عورتوں کی دعوت کا انتظام کروانے لگی میرے ہمراز و اگر چہ محبّ کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ محبوب دکھایا جائے اور اس کو دکھانے کا اہتمام فرمایا جائے لیکن بہتانوں اور الزاموں کو ہٹانے کے لئے اور اپنی ذات کو منوانے کے لئے محبوب دکھانا ہی پڑتا ہے اور اس کو اوروں کے سامنے لانا ہی پڑتا ہے اور ان کو اپنا ہمنوا اور ہم راز بنانا ہی پڑتا ہے۔

ایسے ہی غیور بلکہ اغیر حقیقی ذات پاک رب قدوس و سبوح کی غیرت حقیقی کا تقاضا کہاں کہ وہ اپنا محبوب پاک' صاحب لولاک ﷺ کسی کو دکھائے اور حسن محبوب ﷺ کے تجلیات سے منور فرما کر ہمدم اور ہمنوا بنائے لیکن اپنے آپ کو ظاہر فرمانے کے لئے اور اپنے کمالات و انوارات دکھانے کے لئے اور اپنی پہچان کروانے کے لئے اور اپنی ہستی کو بے مثل و بے مثال بتانے کے لئے اور اپنی ذات ستودہ صفات منوانے کے لئے اور حسن و عشق کی دنیا بسانے کے لئے اور پیار کی پینگیں چڑھانے کے لئے اور سوز و ساز کی شمع جلانے کے لئے اور وہم غیریت و شرک مٹانے کے لئے محبوب ﷺ کو دکھانا پڑا۔

یہ اور بات کہ محبوب ﷺ کو دکھا کر بھی چھپائے رکھا اور اپنا کام بنائے رکھا۔ تـراهم ینظرون الیك وهم لایبـــصـــرون الآیہ مختصر یہ کہ حضرت زلیخا نے طعنہ زن عورتوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا ان کے لئے پرتکلف دستر خوان بچھایا ان کے ہاتھوں میں ایک ایک لیموں پکڑایا اور خصوصاً ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک چھری کو تھمایا ادھر محبوب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر قصۂ درد دل سنایا آقا میری یہ قسمت کہاں کہ مجھے نصیب آپ کا وصال ہو لیکن خدارا میرا اتنا تو خیال ہو کہ ۔

ڈھلک ڈھلک ویڑے آویں میرے یارا

ذرا باہر تشریف لے آؤ اور اپنے حسن شعلہ بار کو دکھاؤ وہم غیریت و شک اثنینیت • و ہوسکے تو میرے گلے لگ جاؤ لیکن نہیں نہیں میری یہ قسمت کہاں بس اس قدر ہی مہربانی فرماؤ کہ میرے ساتھ دو گام سیر فرماؤ۔ حضرت یوسف علیہ السلام پردہ ہی میں مسکرائے تو لاکھوں چمنستان کھل آئے۔ حضرت زلیخا کے قرطاس تمنا پہ اقرار کے دستخط ثبت فرمائے تو حضرت زلیخا کے انگ انگ نے سر در مستی کے نغمے گنگنائے سراپا حسن کو زربفت کے کپڑے پہنائے اور زر دیا قوت سے مکلل کمر بند کسائیے۔

حضرت عشق حضرت حسن کو محفل میں لائے یعنی حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کو بنا سجا کر طعنۂ زن

زنانِ مصر کے سامنے لائی، تو اللہ کی دہائی۔ سب عورتیں بے ہوش ہو گئیں۔ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کے تجلیات میں کھو گئیں، بے ہوشی میں بے ساختہ ہاتھوں کو چلانے لگیں، چھریوں سے لیموں کی بجائے انگلیوں کو کاٹنے لگیں، لہو سے تر بتر ہو گئیں۔ جب ہوش میں آئیں تو یوں چلائیں۔ زلیخا بالکل سچی ہے، یار کے عشق میں پکی ہے، حضرت یوسف علیہ السلام ہر گز بشر نہیں وہ تو فرشتہ ہے کہیں۔

جیسا کہ قرآن پاک میں آتا ہے اوران کی بات سناتا ہے۔ فلما رأیته اکبرنه وقطعن ایدیهن وقلنا حاش لله ما هذا بشرا ان هذا الا ملك کریم (سورۃ یوسف) ''جب عورتوں نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ تعالیٰ کو پاکی ہے، یہ تو بشر نہیں یہ تو کوئی معزز فرشتہ افلاکی ہے''۔

دوستو! جیسے ان عورتوں کے سامنے حسن حضرت یوسف علیہ السلام آیا تو انگلیاں کٹ گئیں، خون بہتا رہا، کھانا پڑا رہا لیکن ان کی زبان پر کوئی حرف شکایت نہ آیا، قصۂ درد والم نہ سنایا بلکہ حسن حضرت یوسف علیہ السلام کی تعریف میں ہر ایک نے اپنی اپنی زبان کو رطب اللسان فرمایا جو کچھ کہہ سکتی تھیں بے ساختہ جھوم جھوم کر کہہ سنایا۔

یہ مصری ماہی بشر نہیں اور کسی کو اس کی خبر نہیں
یہ کوئی ملک نرالا ہے اور اونچے رتبے والا ہے
یہ سونا یار آفاقی ہے یہ عشق کی مے کا ساقی ہے
حسن ازل کا تارا ہے بے کسوں کا یار سہارا ہے
یہ وہم دوئی کا قاتل ہے ظاہر باطن میں کامل ہے
یہ محبوبوں کا پیارا ہے یعقوب کا راج دلارا ہے
یہ احسن اطہر اکمل ہے یہ اقدس ازکیٰ اجمل ہے

ایسے ہی ایمان والے پہ جب نزع کا عالم آتا ہے ادھر حضرت عزرائیل علیہ السلام روح کو قبض کرنے کا اہتمام فرماتے ہیں تو ادھر محبوب حسین ماہ جبیں رحمۃ اللعالمین ﷺ حشر سامانیوں کے ساتھ تشریف لاتے ہیں، نقاب و قاب اٹھاتے ہیں، اپنے حسن کا جلوہ دکھاتے ہیں تو وہ محبِ حسن جاناں کی رعنائیوں میں کھو جاتا ہے، اپنی ہستی موہومی سے گزر کر محبوب ﷺ کی محبت میں محبوب ہو جاتا ہے۔ مسرت وشادمانی سے ہمکنار ہو کر یار کے حسن کے گیت گاتا ہے اور وجد میں بار بار گنگناتا ہے۔

والضحیٰ کے چہرے والے ہو واللیل کے سہرے والے ہو۔
یٰسین کے دانتوں والے ہو اور صٓ کے کانوں والے ہو عینیك آپ ﷺ کی آنکھیں ہیں۔
ماینطق آپ کی باچھیں ہیں والعصر زمانہ آپ کا ہے ولبلد ٹھکانہ آپ کا ہے۔
الم نشرح سینہ آپ کا ہے۔
ولعمرك جینا آپ کا ہے تم محبوبوں کے سرور ہو تو دلبر رب اکبر ہو، تم نور مجسم حضرت ہو، سرتا پا عین حقیقت ہو۔ میں تم پہ صدقے ہو جاؤں، الفت میں تیری کھو جاؤں، ایمان میرا دیدار تیرا، قرآن میرا رخسار تیرا، وجدان میرا دربار تیرا، عرفان میرا اک پیار تیرا۔

دوستو! صاحب ایمان بوقت نزع محبوب ﷺ کے دیدار پر انوار سے بہرور ہو کر ذوق وشوق میں حسن جاناں کے کچھ اس طرح گیت گاتا رہتا ہے اور مسکراتا رہتا ہے اور عزرائیل علیہ السلام اپنا کام کئے جاتا ہے۔ روح

کو آرام سے قبض فرماتا ہے چنانچہ اس کی موت اس پر آسان ہو جاتی ہے بلکہ اس کا ایمان و وجدان اور عرفان ہو جاتی ہے اس کی جان تو اس کو حاصل ہے لہذا اس کی زندگی موت کے بعد بھی کامل ہے۔ اس کی جان اس کا جاناں ہے اور وہ ہزار مہربانیوں سے روبرو براجمان ہے اگر وہ جائے تو جان جائے

جان جاتی کس نے دیکھی ہے
دیکھو وہ میری جان جاتی ہے

اور جب وہ قریب ہے تو زندگی جاوید نصیب ہے وہ خود اپنا ہی حبیب ﷺ ہے اور ہر مرض کا طبیب ہے۔

محترم سامعین کرام! اس لئے ہی محب حقیقی اور صاحب ایمان تحقیقی کی ایک ہی تمنا ہوا کرتی ہے۔

رخ تو دیدہ ہاشم تو درون دیدہ باشی

یعنی میری نظر یار کے چہرہ پہ ان کی ہوئی ہو اور اس کی تصویر میرے قلب و نظر میں لٹکی ہوئی ہو۔

وہ مجھے دیکھے نہ دیکھے میں اسے دیکھا کروں

اور سنت الٰہی ادا کروں ہر دم وہ میرے پاس ہو اس کے نفس کی باس ہو تو پھر کیوں نہ مزہ آ جائے اور ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی تمنا ہے کہتے ہیں۔

محبوب کریم ﷺ کی ایک ناز بھری نگاہ پہ قربان میرا ایمان ہو جائے کیونکہ جب تک نظر کرم نہ ہو ایمان نہیں ملتا اور جب تک محبوب نہ ملے رحمان نہیں ملتا اور رحمان بھی ان کو تکتا ہے عرفان ان کا کر سکتا ہے۔ الذی یر اک اور ہم تو در کے بھکاری ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، ہر دم یہ دعائیں کرتے ہیں، پرنم یہ صدائیں کرتے ہیں، دیدار تمہارا عام رہے، ہر دم ہی بر سر بام رہے اور لب پر آپ ﷺ کا نام رہے، ہر وقت چھلکتا جام رہے بس آپ ﷺ سے مجھ کو کام رہے۔

یا ارحم الراحمین اپنی چشم حق کی طرح ہمیں بھی اپنے محبوب ﷺ کے دیدار پر انوار اور جمال با کلام کے لئے دیدۂ حق بیں عطا فرمایئے۔ آپ ﷺ کے رخسار شعلہ بار پہ ہماری نگاہ رہے اور صرف آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی ہمیں چاہ رہے اور ہم آپ ﷺ کی خاص نگاہ میں رہیں اور ہم گناہگار آپ ﷺ کی پناہ میں رہیں روز محشر ہماری بغل میں یار کی تصویر ہو اور ہم پہ ضوفشاں محبوب ﷺ حقیقی بدر منیر ہو ہم دم بدم یار کے دیدار کے متمنی ہوں اور اس کی نظر کرم کے متقاضی ہوں نزع کے وقت آنکھوں کے سامنے محبوب ﷺ کی جلوہ آرائی ہو اور بے تحاشا متبسم آپ ﷺ کی کرم فرمائی ہو اور حضرت زلیخا کی طرح ہمارا بھی عشق پکا ہو اور جذبہ محبت حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح سچا ہو اور نزع کے وقت ہم بھی حسن محبوب ﷺ کی تعریف میں رطب اللسان ہوں اور عاشقان حقیقی اور واصلان تحقیقی کی طرح صاحب ایمان وایقان و وجدان اور عرفان ہوں اور نزع کے وقت ہم بھی حسن یار کے گیت گائیں اور اپنی موت کو آسان بنائیں۔ حتی کہ مسیح و حضر علیہم السلام بھی ہم پر رشک فرمائیں۔ یہاں وہاں اسی سے دل لگائیں اور زندگی جاوید حاصل کر جائیں ہم ان کا نام ورد زبان بنائیں اور وہ ہمیں وصل کے چھلکتے جام پلائیں۔

آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین ﷺ

امیدوار شفاعت محبوب کریم ﷺ

حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوں عشق محبوب ﷺ مرا دم ساز ہوا ہے
لگتا ہے کہ اب عمر کا آغاز ہوا ہے

چیف آرگنائزر بزم عشاق

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں

☆	وسیلہ محبوب ﷺ	☆	ادب و تعظیم محبوب ﷺ
☆	گریہ محبوب ﷺ	☆	نور الہدیٰ ﷺ
☆	عشق خیر الوری ﷺ	☆	عجب چیز ہے لذت آشنائی
☆	اطاعت محبوب ﷺ	☆	شمس الضحیٰ ﷺ
☆	شان غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ	☆	صاحب الجود والکرم ﷺ
☆	راحت دو جہاں ﷺ	☆	اسلام میں دل جوئی کا مقام
☆	لفظ ولی کا معنی و مفہوم	☆	اسلام میں دل شکنی جائز نہیں
☆	عقیدت کے پھول	☆	کیا وسیلہ سے مانگنا جائز ہے
☆	آئینہ جمال کبریاء ﷺ	☆	وسیلتنا فی الدارین ﷺ
☆	بنا کے مصور نے توڑا قلم	☆	جب بھی مانگو وسیلے سے مانگو
☆	محبت اور علامات محبت	☆	کون کہتا ہے وسیلہ سے مانگنا جائز نہیں
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد	☆	و با لو الذین احسانا
☆	عشق است امام من	☆	آنچہ خوباں ہمہ دارند
☆	رحمت دو جہاں ﷺ	☆	اہل ایمان سلام کہتے ہیں؟
☆	پیکر حسن و جمال ﷺ	☆	اسمائے محبوب ﷺ

☆	فضائل رمضان وقرآن مجید	☆	انما المؤمنون اخوه
☆	روزہ کے طبی فوائد	☆	خیر کم من تعلم القرآن وعلمه
☆	فضیلت علم اور صاحب علم	☆	محبت الٰہی کے ثمرات
☆	قرآن مجید ایک نعت مسلسل ہے	☆	نور بشر کی وضاحت
☆	ہر گل، ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور	☆	میرے مرشد لجپال
☆	عظمت مصطفیٰ ﷺ	☆	خطبات زماں (1 تا 12)
☆	امتی تیری قسمت پہ لاکھوں سلام	☆	مقالات زماں (1 تا 10)
☆	حقوق مصطفیٰ ﷺ	☆	مقالات عشق رسول ﷺ
☆	ورفعنالك ذكرك	☆	مقالات سیرت محبوب ﷺ
☆	سلطان دو جہاں ﷺ	☆	مقالات صورت محبوب ﷺ
☆	نسبت محبوب ﷺ	☆	محبت کی لازوال داستاں
☆	جان ایماں ﷺ	☆	مساوات محبوب ﷺ
☆	روح ایماں ﷺ	☆	شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات
☆	مسلمانوں کے حقوق		تم سے کیا محبت ہوگئی
☆	افضل الخلق ﷺ		جیسے میرے محبوب ہیں ایسا نہیں کوئی
☆	احسن الخلق ﷺ	☆	کھنچتی ہے کھال کٹتی ہے گردن
☆	اول الخلق ﷺ		عشق ہے تماشہ نہیں ہے
☆	پیکر نور ﷺ	☆	صبر حسین بھی ہے عشق
☆	تذکرہ حسن محبوب ﷺ		صدق خلیل بھی ہے عشق
☆	اسلام میں دوستی کا تصور	☆	دن تو تیرے ہی تصور میں گزر جاتا ہے
☆	علم کی فضیلت واہمیت قرآن و	☆	عارفانہ تقریریں

	حدیث کی روشنی میں	☆	پیام محبت
☆	اخلاق سے کام لوگر دل جیتنے ہیں	☆	وہ مصور کیسا ہوگا؟
☆	نظام مصطفیٰ ﷺ ہی میں امن و	☆	اہل دل
	سکون ہے	☆	صحیفہ عشق
☆	جنت کے مالک	☆	عقل و عشق
☆	جہنم کا ایندھن	☆	عشق اور اہل عشق
☆	قلب سلیم	☆	ذوق زماں
☆	آداب محبت	☆	خیال زماں
☆	اسلاف کا جذبہ ایثار	☆	باب عشق
☆	اسلاف کا شوق علم	☆	داستان عشق
☆	اسلاف کا اخلاق	☆	شمع اور پروانے
☆	اسلاف کا عشق	☆	فضائل و مسائل نماز
☆	حقیقت عظمت	☆	نماز کے طبی فوائد
☆	حقیقت عشق (۱ تا ۴)	☆	نماز کے روحانی فوائد
☆	حقیقت انساں	☆	فضائل قرآن مجید
☆	عشق کی باتیں	☆	سوز محبت
☆	دیوان عشق	☆	اعزاز محبت
☆	بخشش کے بہانے	☆	حقیقی محبت
☆	عاشقانہ تقریریں	☆	حلاوت ایمان
☆	عالمانہ تقریریں	☆	حقیقت ایمان
☆	درس محبت	☆	دعوت فکر

☆	بیانِ عشق و محبت	☆	جنت اور اہل جنت
☆	مدارج عشق و محبت	☆	احترام سادات
☆	کرامات اولیاء	☆	دنیا میں جنت
☆	محبت و محبوبیت		میری پسند
☆	ماں کی عظمت	☆	روحانی حکایات
☆	محبت کی نہیں جاتی ہو جاتی ہے	☆	،گلدستہ حکایات
☆	علماء کا شرعی مقام اور معاشرتی حیثیت	☆	لو میرج کی شرعی حیثیت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور عشق	☆	صوفیاء اور عشق
☆	علماء اور عشق	☆	شعراء اور عشق
☆	خواص اور عشق	☆	عوام اور عشق
☆	حلاوت ایمان	☆	سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
☆	اعزازِ محبت	☆	مدارِج اہل علم
☆	عشق حقیقی و مجازی	☆	راہِ رسمِ عشق و محبت
☆	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیارِ ادب و محبت	☆	حسین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
☆	تاجدار عشق	☆	زلفوں کے اسیر
☆	تجھ سا حسین کوئی نہیں	☆	جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
☆	باعث تسکینِ دل و جان صلی اللہ علیہ وسلم	☆	عامل اور عملیات
☆	حُسن ایماں	☆	معجزات انبیاء علیہم السلام
☆	زندگی آمد برائے بندگی	☆	میرے محسن